رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

THE ALF... ...DIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | ۸ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۳ رجب ...۱۱ ھ | ۸ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۹

جماعت احمدیہ اور آزادی رائے

غیر مبایعین کی طرف سے جماعت احمدیہ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس کے افراد حریت ضمیر اور آزادی رائے کی نعمت سے محروم ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں۔ حالانکہ خلفائے راشدین پر ہر مسلمان اعتراض کرنے کا حق رکھتا تھا۔ اور مسلمان اس حق کو استعمال کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے حال میں لکھا:۔

"خلفائے راشدین پر ہر ایک مسلمان کو اعتراض کا حق حاصل تھا مستند تاریخی واقعات شاہد ہیں۔ کہ لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمرؓ پر اعتراضات کئے۔ اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کا جواب دیا۔ اسلام آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ اور یہ چیز اسلامی روایات کی گویا جان ہے لیکن جناب خلیفہ قادیان کا ارشاد ہے۔ کہ مجھ پر سچے اعتراضات کرنے والا بھی تباہ ہو جائے گا۔ وہ خلیفہ پر جائز سے جائز اور معقول سے معقول اعتراضات اور کسی قسم کے احتساب کے روادار نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے مریدوں سے آزادی رائے۔ اور آزادی ضمیر کا حق چھین رکھا ہے" (۲۶ جولائی)

گویا "پیغام صلح" کے نزدیک اسلام نے آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا جو حق دیا۔ اس کا تقاضا یہ تھا۔ کہ خلفائے اسلام پر ہر شخص اعتراض کرتا رہتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مؤدبانہ طور پر کوئی سوال پیش کرنے یا کسی بات کو حل کرانے میں اور اعتراض کرنے میں بہت بڑا فرق ہے۔ سوالات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بھی پیش ہوتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھی پیش ہوتے۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے بھی پیش ہوتے ہیں۔ اور آپ آئے دن ان کے جوابات ارشاد فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن غیر مبایعین چونکہ آزادی رائے کے صحیح مفہوم سے ناآشنا ہیں اس لئے جماعت احمدیہ پر زبانِ طعن دراز کرتے رہتے ہیں۔ ان کے نزدیک آزادی رائے یہ ہے کہ انسان اسلامی اخلاق و آداب اور مذہب کی عائد کردہ قیود کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جو جی میں آئے۔ کہتا چلا جائے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ آزادی نہیں۔ بلکہ سخت گستاخی اور بے ادبی ہے جس کی اجازت نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاصل تھی۔ نہ خلفائے راشدین کے دربار میں۔ اور نہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے۔ اسلام بے شک حریتِ ضمیر کا مدعی ہے۔ مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ بڑی سے بڑی شخصیت کے خلاف زبانِ اعتراض دراز کی جائے۔ اور جو منہ میں آئے۔ کہہ دیا جائے حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے مسلمانوں پر کئی قسم کی قیود عائد کر رکھی ہیں۔ حتیٰ کہ ہر عضو پر پابندی عائد ہے۔ وہ آنکھوں کے متعلق ہدایات دیتا ہے۔ کہ ان سے کام لیتے وقت احتیاط کو ملحوظ رکھو۔ اور فلاں چیز دیکھو۔ اور فلاں نہ دیکھو۔ وہ کانوں پر پابندی عائد کرتا ہے۔ اور ہر مسلمان کو ہدایت دیتا ہے۔ کہ اس قسم کی باتیں سنو۔ اور اس قسم کی نہ سنو۔ وہ زبان پر قیود عائد کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے۔ کہ فلاں باتیں زبان سے نکالو۔ اور فلاں نہ نکالو۔ اسی طرح وہ ہاتھوں اور پاؤں پر کئی قسم کی پابندیاں عائد کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ انسانی دل اور دماغ پر بھی پابندی عائد کرتا ہے اور ہدایت دیتا ہے۔ کہ دلوں کو برے خیالات سے پاک رکھو۔ دماغ کو ناجائز تدابیر عمل میں لانے کے لئے حرکت نہ دو۔ غرض اس نے ایک طرف اگر آزادی رائے کا احترام کیا ہے۔ تو دوسری طرف بعض قیود بھی عائد کر رکھی ہیں۔ پانچوقت نماز باجماعت پڑھنا بھی ایک پابندی ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا بھی ایک پابندی ہے قرآنی احکام پر عمل کرنا بھی ایک پابندی ہے۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہو کر آزادی رائے سلب ہو جاتی ہے کیونکہ انسان نہ نماز کے خلاف کوئی اعتراض کر سکتا ہے۔ نہ روزہ کے حکم پر لب کشائی کر سکتا ہے۔ نہ حج اور زکوٰۃ کے متعلق کوئی اعتراض اٹھا سکتا ہے۔ اگر کوئی ایسا کہے۔ تو وہ اول درجے کا احمق اور اسلام سے ناواقف سمجھا جائے گا۔ کیونکہ آزادی رائے ایک نسبتی امر ہے۔ آزادی رائے کا یہ مفہوم نہیں۔ کہ انسان نے اپنی عاقبت کی درستی کے لئے جو شاہراہ عمل تحقیق و تنقید۔ اور اللہ تعالےٰ سے توفیق ہدایت پانے کے بعد اختیار کر لی ہو۔ اس پر چلنے کا اقرار کرنے کے بعد بات بات پر اعتراض کرنے لگ جائے۔ جو شخص ایک مذہب اور ایک نظام میں داخل ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے خیالات اسی نظام کے ماتحت رکھے۔ اور اگر وہ اس کے خلاف کسی رنگ میں لب کشائی کرنا چاہتا ہے۔ تو کھلم کھلا الگ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جماعت کے اندر رہتے ہوئے فتنہ برپا کرنا اور اس کا نام آزادی رائے رکھنا نادانی اور جہالت ہے۔

اسلامی تعلیم کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد کو پوری پوری آزادی رائے حاصل ہے۔ اور مجالس شوریٰ کے موقعہ پر بالخصوص اس آزادی رائے کے ایمان پرور نظارے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔

ان حالات میں "پیغام صلح" کا یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد آزادی رائے سے محروم ہیں۔ آج تک سینکڑوں نہیں ہزاروں دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ یہ سوالات تحریری ہوں یا زبانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہمیشہ نہایت خندہ پیشانی سے ان کے جوابات دیتے ہیں۔ بیسیوں خطبات حضور سوالات کے جواب میں پڑھ چکے ہیں۔ بیسیوں مکتوبات اور مضامین میں شکوک و شبہات کا ازالہ فرما چکے ہیں۔ اور اب بھی حضور کی طرف سے اس بارہ میں کسی قسم کی ممانعت نہیں۔ جب بھی کوئی دوست ضرورت سمجھے حضور کے سامنے اپنا سوال پیش کرکے جواب حاصل کرسکتا ہے۔ ہاں فتنہ برپا کرنے کی غرض سے اگر کوئی شخص اعتراضات اٹھاتا ہے تو اسے قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ جماعت میں رہ کر ایسا کرسکے۔ اس کو روکنا ضروری ہے۔ اور یہ آزادی رائے کے منافی نہیں بلکہ فتنوں کے سدباب کے لئے یہ ایک حکیمانہ فعل ہے۔ غیر مبایعین چاہے اسے اپنی فرضی آزادی کے منافی قرار دیں۔ مگر حق یہی ہے کہ اسطرح کسی کی آزادی کو سلب نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جماعتی اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے فتنہ کا سدباب کیا جاتا ہے۔ اور یہی اسلام کی تعلیم ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد جب تمام عرب نے بغاوت کردی اور زکوٰۃ دینے سے یہ کہہ کر انکار کردیا۔ کہ زکوٰۃ لینے کا حق صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا۔ اور کسی کو نہیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی اس "آزادی رائے" کے سامنے اپنے سر کو جھکایا نہیں بلکہ ان سے جنگ کی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ نے باغیوں کی "آزادی رائے" کا احترام نہیں کیا بلکہ ان کا مقابلہ کیا۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اعتراضات کو آزادی رائے قرار دے کر برداشت نہیں کیا۔ اور نہ اعلیٰ پایہ کے صحابہ میں سے کبھی کسی نے کوئی اعتراض کیا۔ سوال بے شک پیش کرتے اور جواب حاصل کرتے مگر اس میں اعتراض کا رنگ نہ ہوتا تھا۔ اعتراض کی صورت میں جو بات پیش ہوئی۔ اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ جنگ حنین کے بعد جب کسی کے مونہہ سے یہ نکلا۔ کہ خون تو ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ اور مال غنیمت مکہ والوں کو دے دیا گیا ہے۔ اور یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کرکے اس کا ذکر کیا۔ اور باوجود ان کی انتہائی معذرت کے کہ کسی نادان نوجوان نے یہ کہا ہے۔ یہی فرمایا کہ اب دنیا میں تمہارا کوئی حصہ نہیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔ دنیاوی شان و شوکت سے انصار کو کوئی حصہ نہ ملا۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدہ کے زمانہ میں اعتراض کرنے والوں کو کبھی برداشت نہیں کیا گیا۔ اور نہ اعتراضات کرنے والے دینی لحاظ سے کوئی اعلےٰ درجہ رکھتے تھے البتہ سوال کے طور پر کسی بات کو حل کرانا اور بات تھی۔ یہی صورت جماعت احمدیہ میں بھی پائی جاتی ہے تحقیق کے رنگ میں اور صحیح علم و واقفیت حاصل کرنے کے لئے سوال کرنا منع نہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کبھی اسے ناپسند نہیں فرمایا۔ حضور کی مجالس میں اس رنگ کے سوالات پیش ہوتے رہتے ہیں۔ اور حضور ان کے جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ اعتراض کسی مخلص نے نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا۔ نہ خلفائے راشدہ پر۔ اور نہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر۔ [illegible]

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۶ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور اہل بیت کے متعلق لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ نیز حرم ثانی کی صحت کے لئے دعا کی جائے جو لاہور کے ریجین ہسپتال میں داخل ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

صاحبزادہ حافظ محمد طیب صاحب خلف حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کابل جو ان دنوں قادیان میں ہیں ان کی لڑکی امۃ الہادی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

اپنے اندر عزم اور پختہ ارادہ پیدا کرو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے۔ پس اگر تم مومن ہو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خودبخود دُور ہو جائیں گی۔ تمہارے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے یا تو نئے سامان پیدا کردیگا یا پھر تمہارے حوصلے بڑھا دیگا۔ اور تمہارا مقصد دونوں طرح حل ہو جائیگا۔"

۱۰ اگست میں چند دن باقی ہیں۔ پس وہ مخلص جو یہ چاہتے ہیں۔ کہ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا میں شامل ہونے کا موقعہ مل جائے۔ اور حضور کی خوشنودی حاصل ہو جائے انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ۱۰ اگست تک اپنے وعدے کی رقم سو فی صدی ادا کرنے کی کوشش کریں۔

یہ سچ ہے کہ مومن جب کوئی بات کہہ دیتا ہے۔ تو ایسی پختہ کہتا ہے۔ کہ چاہے ہمالیہ پہاڑ اڑ جائے مگر اس کی بات نہیں بدلتی۔ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والوں کے متعلق یہ یقین ہے۔ کہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۰ء تک یقیناً پورا ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ آخری تاریخ ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احباب اپنے موعود خلیفہ کی آواز پر اس جذبہ کے ساتھ لبیک کہیں۔ کہ

"جونہی ان کے کانوں میں خلیفہ وقت کی طرف سے کوئی آواز آئے۔ اس وقت جماعت کو یہ محسوس نہ ہو۔ کہ کوئی انسان بول رہا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہو کہ فرشتوں نے اسے اٹھایا ہے۔ اور صور اسرافیل ان کے سامنے پھونکا جارہا ہے۔ جب آواز آئے کہ بیٹھو تو اس وقت یہ معلوم نہ ہو۔ کہ کوئی انسان بول رہا ہے۔ بلکہ یوں محسوس ہو۔ کہ فرشتوں کا تصرف ان پر ہو رہا ہے اور وہ ایسی سواریاں ہیں جن پر فرشتے سوار ہیں جب وہ کہے کہ بیٹھ جاؤ تو سب بیٹھ جائیں۔ جب کہے کھڑے ہو جاؤ تو سب کھڑے ہو جائیں۔ جس دن یہ روح جماعت میں پیدا ہو جائے گی۔ اس دن جس طرح باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے۔ اور اسے توڑ مروڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح احمدیت اپنے شکار پر گرے گی اور تمام دنیا کے ممالک چڑیا کی طرح اس کے پنجے میں آجائیں گے۔ اور اسلام کا پرچم پھر نئے سرے سے لہرانے لگ جائے گا۔"

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والو! آپ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ مطالبہ کررہے ہیں کہ تحریک کا وعدہ ۱۰ اگست تک پورا کردو۔ یا اس کا بڑا حصہ ادا کردو۔ اور اب ۱۰ اگست قریب آگئی ہے۔ آپکو فوری توجہ کرکے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعاء

کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دعویٰ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حال میں موجودہ جنگ کے متعلق ایک تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ اگر انگریز سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ اس پر ایک مخرج حکیم عبد العزیز نے ایک ٹریکٹ لکھا۔ جس میں یہ ظاہر کیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فلاں فلاں امر کے متعلق دعائیں کی تھیں۔ جو قبول نہ ہوئیں۔ اس ٹریکٹ کو اخبار "اہلحدیث" نے بھی اپنی ۲۶ جولائی کی اشاعت میں نقل کیا ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی طرف سے حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ہم خلیفہ صاحب کی دعاؤں کے بارے میں عرفی کا یہ شعر صحیح پاتے ہیں۔ ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن"

گویا حکیم عبد العزیز کی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جس شخص کو قبولیت دعا کا دعوےٰ ہو۔ اس کی ہر دعا قبول ہونی چاہیئے۔ ورنہ اس کا دعوےٰ درست نہیں ہو سکتا۔ اس کا تفصیلی جواب تو خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خطبہ جمعہ میں دے چکے ہیں۔ جو شائع ہو چکا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی خاطر ہم ان کے اخبار کا ہی ایک اقتباس پیش کرتے ہیں:۔

۱۹ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کے "اہلحدیث" میں لکھا ہے:۔

"اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت سی باتوں کو رد کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرّ بمسجد بنی معاویۃ دخل فرکع فیہ رکعتین و صلینا معہ ودعا ربہ طویلاً ثم انصرف فقال سألت ربی ثلاثاً فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ (مسلم) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر بنی معاویہ کی مسجد کی طرف ہوا۔ تو آپ اس مسجد میں داخل ہوئے۔ اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ دیر تک دعا کرتے رہے۔ پھر آپ دعا سے فارغ ہو کر) لوٹے۔ اور فرمایا۔ کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں۔ اس نے مجھے دو چیزیں تو عنایت کیں۔ لیکن ایک چیز نہ دی . . . . . . اوپر کی تقریر سے ثابت ہوا۔ کہ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں ایسا اختیار اور تصرف حاصل نہ تھا۔ جیسا کہ فرقۂ غالیہ ثابت کرتا ہے"

گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی بعض دعاؤں کو بالفاظ "اہلحدیث" اللہ تعالےٰ نے "رد کر دیا" بلکہ "اہلحدیث" نے تو بعض کی بجائے "بہت سی باتوں" کے الفاظ استعمال کر کے یہ بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "بہت سی" دعائیں خدا تعالےٰ نے قبول نہیں کیں۔ جب سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوئیں۔ تو "اہلحدیث" کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر بعض دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ سے اعتراض کرنا کس طرح جائز اور درست ہو سکتا ہے؟

اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی یہ علامت نہیں۔ کہ ان کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں دوسروں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ان سے امتیازی سلوک کرتا اور ان کی دعائیں اوروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ قبول کرتا ہے۔ اور یہ امتیاز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے بکثرت پورے ہونے کے جماعت کے ہزاروں لوگ زندہ گواہ ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں۔ کہ حضور کی دعاؤں نے انہیں کیسی کیسی مشکلات سے نجات بخشی۔ اور کس طرح غیر معمولی طور پر ان کی قبولیت ظاہر ہوئی۔

جماعت احمدیہ کی اکثریت کی عملی حالت اور اخبار "اہلحدیث"

اخبار "اہلحدیث" (۱۹ جولائی) میں "مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی کے متعلق ایک فیصلہ کن بات" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بعض تحریرات سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی اکثریت (نعوذ باللہ) تقوےٰ و طہارت کی راہ پر گامزن نہیں۔ حالانکہ وہ ارشادات کمزوروں کو متنبہ کرنے کے لئے یا اور زیادہ ترقی کرنے کے لئے ہیں

جماعت کی اصل حالت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے ارشادات سے لگایا جا سکتا ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں عبد الحکیم مرتد نے اعتراض کیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے اکثر افراد کی عملی حالت خراب ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا:۔

"آپ نے میری جماعت پر تہمت لگائی ہے۔ کہ وہ ایسے ہی بے عمل ہیں۔ جیسے دوسرے یہ آپ نے سخت ظلم کیا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں۔ جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالےٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں"

(الذکر الحکیم ۷ صفحہ ۹)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "میں نے کبھی کمی نہیں کی۔ جماعت کے عیب ظاہر کرنے میں۔ کبھی کمی نہیں کی جماعت کو تنبیہ کرنے میں۔ اور کبھی کمی نہیں کی اسے کھلے اور واضح الفاظ میں نصیحت کرنے میں۔ لیکن باوجود اس کے میں اس یقین پر قائم ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت اخلاص اور تقوےٰ پر قائم ہے اور اس کے نو وارد اور نوجوان بھی بہت کچھ ترقی کر رہے ہیں" (الفضل ۱۷ فروری سنہ ۱۹۳۵ء)

"ہماری جماعت میں ہر قسم کے اعمال کے لحاظ سے ایسے نمونے ملتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ صحابہ رضؓ کے نمونے ہیں" (الفضل ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۶ء)

"بے شک بعض کمزور بھی ہیں۔ مگر ایسے بھی ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ منھم من قضیٰ نحبہ یعنی وہ جو اپنے وعدے پورے کر گئے۔ اور ایسے لوگوں کی موجودگی جماعت کی ترقی کا موجب اور فتح کی ضمانت ہے" (الفضل ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۷ء)

"بے شک میں کہتا رہتا ہوں۔ کہ جماعت سستی کرتی ہے۔ مگر یہ سستی نسبتی ہے۔ ورنہ دوسروں کے مقابلہ میں سستی نہیں۔ میرا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس معیار کی نسبت سے سستی ہے جس کا خدا تعالےٰ مطالبہ کرتا ہے" (")

ان ارشادات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے کہ جماعت کا قدم نعوذ باللہ تقوےٰ کی راہ سے منحرف ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے سپرد اللہ تعالےٰ کی طرف سے امامت یا ماموریت کا منصب ہوتا ہے۔ وہ قوم کے غافل اور کمزور حصہ کو بیدار کرنے کے لئے ان کی کمزوریاں بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ وہ اصل ہے جسے اہلحدیث نے ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں تسلیم کیا اور

امریکہ میں تبلیغ اسلام

بشیر ملک صاحب احمدی کی رپورٹ اور امریکہ کے اخلاقی و مذہبی حالات

شہر امرتسر کے ایک احمدی نوجوان بشیر ملک صاحب اپنے کاروبار کے ساتھ تبلیغ کا کام بھی حتی المقدور کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اس ملک کے حالات پر ایک مفصل تحریر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کو بھیجی ہے۔ اور نیویارک کے بہت سے اخباروں کے کٹنگس ارسال کئے ہیں۔ جن میں ان کے اسلامی لیکچروں کے اعلان شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ اس ملک کے روزانہ اخبارات ہیں۔ جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ ملک صاحب اپنے لیکچروں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پیغام پہونچاتے ہیں۔ اور ان قوموں کو جو حیران ہو رہی ہیں۔ کہ دنیا میں صلح اور امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔ اس صداقت کی طرف راہ نمائی کراتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو سلسلہ اس غرض کے واسطے قائم کیا ہے۔ اس کو قبول کر کے برکت حاصل کریں۔ ان اخباروں سے اور ان خطوط سے جو انہیں امریکن لوگوں نے لکھے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کے لیکچر مقبول ہو رہے ہیں۔ اور کئی اصحاب ان کے ذریعہ داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ جن کی انہوں نے ہمارے مرکزی مشنری مولوی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کے ساتھ خط و کتابت جاری کرا دی ہوگی۔ ہمارے خیال میں اس قسم کی رپورٹیں بھی مرکزی مشن کی وساطت سے یہاں آنی چاہئیں۔ تاکہ اس قسم کے تمام نوجوانوں کے کام پر یکجائی طور پر تبصرہ ہو سکے۔

اب ہم ملک صاحب کے خط سے چند اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

عالمگیر بے چینی

میں تبلیغ بھی کرتا ہوں۔ جو ہر احمدی کا کام ہے۔ جہاں موقعہ ملے اپنے آقا کا پیغام پیاسی روحوں تک پہونچاتا ہوں۔ اب اس مراسلت کی غرض یہ ہے۔ کہ ناظرین جان لیں۔ کہ اس وقت نہ مشرق کو چین ہے۔ اور نہ مغرب میں امن ہے۔ میں امریکہ جیسے بظاہر ایک صلح کن ملک میں بیٹھا ہوں۔ مگر یہاں بھی دیکھتا ہوں۔ کہ ایک آگ لگ رہی ہے۔ جس سے روح اور جسم دونوں جل رہے ہیں۔ اس بے چینی میں یہ لوگ تنکے کا سہارا ڈھونڈھ رہے ہیں۔ یورپ امریکہ کی کلیساؤں میں اب خالی کرسیوں کی قطاریں ہیں۔ نہ رُوم کا پوپ کچھ کر سکا۔ اور نہ برطانیہ کا آرچ بشپ۔ پادری انجیلوں کو بغلوں میں دبائے بھاگے جا رہے ہیں نہ ان کی کوئی سنتا ہے۔ اور نہ وہ کسی کو سناتے ہیں۔ گھر برباد ہیں۔ مائیں ماتم کر رہی ہیں۔ اور باپ کانپ رہے ہیں۔ نہ میاں کو بیوی پر بھروسہ ہے۔ نہ بیوی کو میاں پر اعتبار۔ بچوں کا حال بُرا ہے۔ مالک اس طاق میں ہے۔ کہ خادم سے کام زیادہ لوں مزدوری کم دوں۔ خادم اس فکر میں ہے۔ کہ مالک کا کام تھوڑا کروں مزدوری زیادہ لوں۔

روس کے مزدوروں نے جو حال زار کیا۔ وہ مزدوروں کے دکھے ہوئے اور انتقام پر تلے ہوئے دل کی تصویر تھا۔ ہر جگہ امریکہ و یورپ میں یہی حال ہے۔ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ شہروں میں ہر وقت چوروں اور ڈاکوؤں کا خطرہ لوگوں کو لاحق حال رہتا ہے۔ گناہ کے معنی فیشن کے ہیں۔ جوابازی کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ شراب نوشی میں سب بدمست ہیں۔ زناکاری زندگی کا بہترین حصہ خیال کیا جاتا ہے نہ صرف انفرادی قیامت ہے۔ بلکہ قوموں کا ایک دوسری پر اعتبار نہیں رہا۔ لیڈروں کے وعدوں کو کوئی سچا نہیں سمجھتا جنگ عظیم میں ایک کروڑ سے زیادہ عیسائی خود عیسائیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اب اس جنگ اعظم میں دیکھئے مقتولوں کی تعداد کتنی بنتی ہے۔ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے واسطے یورپ امریکہ کے سب پادری متحد ہو رہے تھے۔ اب ان کی اپنی ہستیاں مٹ رہی ہیں۔

اشاعت اسلام کی امید

شائد کوئی کہے کہ ایسے ملکوں میں اسلام کیونکر پھیلے گا۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا باوا آدم ہی جدا ہے۔ لیکن انسانی قلب میں یہ ایک قدرتی خواہش ہے۔ کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کی شعاعیں دیکھے ہمیں واسطے اشاعت اسلام کی صحیح کوششیں ضرور ہے۔ کہ یہاں بھی کامیاب ہو کر رہیں۔ بے شک یہ لوگ موجودہ حالات میں بے پردگی پر نازاں ہیں۔ اور ہم پردہ داری پر۔ ہم روزانہ پانچ بار سجدہ گاہوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہ ہفتہ میں ایک بار بھی گرجا کی سیڑھیوں پر چڑھنے سے ڈرتے ہیں۔ ہم لوگ راگ اور ناچ سے دُور ہیں۔ اور یہ لوگ ایسی باتوں میں مخمور۔ لیکن یاد رہے۔ کہ جہاں ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے تھے۔ وہاں کے لوگ ان لوگوں سے زیادہ گئے گزرے تھے۔ وہ ایسے سیدھے ہوئے کہ ان کے سب بل نکال دیئے گئے۔ شراب کے مٹکے ٹوٹے اور ایسے ٹوٹے کہ تاریخ ان کی شکستگی پر حیران ہے۔ یورپ کا مشہور مورخ بھی اس سچائی کے ظاہر کرنے سے اپنے قلم کو روک نہ سکا۔ کہ اسلام جہاں بھی پونچا اس نے اندھیرے گھروں میں ٹٹولنے والوں کے دل منور کر دیئے۔ اگر دنیا کے کسی حصہ میں دہریت پھیل سکتی ہے۔ تو یقیناً سمجھو کہ خدا پرستی کے لئے وہ میدان منتظر ہے کیونکہ انسانی ضمیر کی آواز زندگی کے اوراق میں چھپی ہوئی مالک کو پکارتی ہے کبھی یہ طلب اسے بتوں میں ڈھونڈھتی ہے۔ کبھی ڈکٹیٹروں میں۔ جس طرح بچھڑا ہوا بچہ ہر پاؤں کی آواز کو ماں سمجھتا ہے ہماری طرف سے کتنی بے رحمی ہوگی۔ کہ ہمیں ماں کے کوچہ کی خبر ہے۔ اور بچے کی سرگردانی اور غم اور ہم کو ہم دیکھ رہے ہیں۔ پھر بھی اس لگی کو نہ بجھائیں۔

میں نے نیویارک میں اس مضمون پر ایک لیکچر دیا۔ کہ ”خدا اب ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا“۔ اس ہیڈنگ نے پبلک کو اس کثرت سے کھینچا۔ کہ ہال بھر گیا۔ میں نے تقریر کی کامیابی کے واسطے بہت دُعا کی تھی۔ دو گھنٹے کی تقریر میں اللہ تعالےٰ نے ایسا اثر دیا۔ کہ لوگوں نے مجھ سے وعدہ لیا۔ کہ میں بہت سی ایسی تقریریں کروں۔ اس تقریر کے سننے والوں میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے زیر اثر لوگ بھی تھے۔ جو حضرت مفتی صاحب کی تقریروں سے موثر ہو کر اسلام کے ننھے پودوں کو خاموشی کے ساتھ دل میں پال رہے ہیں۔ میں ان کا محبت بھرا اسلام اس خط کے ذریعہ سے حضرت مفتی صاحب کو پہنچاتا ہوں۔ اور یہ کہتا ہوں۔ کہ اے ہمارے صادق آپ کی قربانیاں امریکہ بھولا نہیں۔ مجھے ان کونوں میں کئی آپ کے بوئے ہوئے ایسے پودے ملتے ہیں جن میں جان ہے۔ اور وہ منتظر ہیں۔ کہ کسی دن وہ اور ان کی اولادیں مسلمان ہوں گی میرے لیکچروں میں سب گورے لوگ آتے ہیں۔ شاذو نادر کوئی حبشی بھی ہوتا ہے۔ اس وقت تک جتنے لوگ میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا خط اقتباس ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بطور نمونہ کے ارسال کر رہا ہوں۔ یہ سب گورے ہیں۔ پبلک کے اصرار پہ میں چار ماہ سے برابر اسلام کی تائید میں لیکچر دے رہا ہوں۔ بارہا پادری صاحبان کو چیلنج دیا۔ مگر کوئی میرے مقابل پہ آنے کی جرأت نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں وہ تعلیم ملی ہے۔ جو مغربی لوگوں کے واسطے موزوں اور ضروری اور مفید ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے ہاتھوں میں خدا تعالے کے فضل سے وہ قرآن ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ثریا سے واپس لائے۔ اور یہ وہ نور ہے۔ کہ ہر ظلمت کدہ اس کی کرنوں سے بقعۂ نور ہو جاتا ہے۔

ہندو یوگی امریکہ میں

میرا کام بہت آسان ہوتا۔ لیکن ہندو بھائیوں نے یہاں آکر ایسا کہرام مچایا ہوا ہے۔ کہ نہ صرف ہمارے ملک کی بے عزتی ہے۔ بلکہ انسانیت کی۔ سینکڑوں ہندو یہاں رمل۔ منتر۔ جنتر کا کام کرتے ہیں۔ لوگوں کو مذہب کے نام پہ بلاتے ہیں۔ مگر نامعقول باتیں سکھاتے ہیں۔ اپنا اُلو سیدھا کر لیتے ہیں۔ لیکن گاہک پہ ایسا جن چڑھاتے ہیں۔ کہ نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ جہاں کہیں میں جاتا ہوں سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے۔ میرا ہاتھ پڑھ دو۔ اب میں وہاں کچھ لکھا ہوا ہو تو پڑھوں۔ جب وہ محروم رہتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ تم ہندو نہیں ہو۔ یہاں ہر ایک ہندوستانی کو ہندو کہتے ہیں۔ خواہ وہ مسلم ہو یا عیسائی ہو۔ امریکہ کے لوگ موت کے نام سے بہت ڈرتے ہیں۔ اس ڈر سے ہمارے ہم وطنوں نے فائدہ اٹھایا۔ یوگا سسٹم سکھانے کے لئے کئی سکول ہیں۔ جو ان دنیا داروں کی عمریں ایک سو پچاس سال تک بڑھانے کے مدعی ہیں۔ ایک مرنا نہیں چاہتا۔ دوسرا زندہ رہنے کا نسخہ بتلاتا ہے۔ اس واسطے وہ نسخہ خرید لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر نسخہ درست نہ نکلے۔ تو مریض مرنے کے قریب چارپائی سے اٹھ کر یوگی صاحب کو کہاں تلاش کرے گا۔ تاکہ اپنی فیس واپس لائے یا پولیس کو اطلاع دے۔

دوسرا ستم ان یوگیوں نے یہ ڈھایا ہے۔ کہ کسی یوگی مہاتما نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پڑھ لی ہے۔ اس کتاب کے دلائل وثبوت پیش کر کے کہ مسیح ہندوستان گیا تھا۔ اس کے ساتھ یہ بات اپنے پاس سے بڑھا لیتے ہیں کہ مسیح نے ہندوستان میں یوگا سسٹم سیکھا۔ اور اسی کے ذریعہ سے وہ معجزات دکھاتا تھا۔ اور بیماروں کو تندرست کرتا تھا۔ اس پر طرہ یہ ہے۔ کہ عیسائی تعلیم بہت کچھ بدھ ازم سے ملتی ہے۔ بعض عیسائی مؤرخوں نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ یہاں ایک ویدانت سوسائٹی بھی ہے جو گانا اور ناچنا سکھاتی ہے۔

امریکہ میں بہائیت

بہائیوں کی یہاں سوسائٹیاں ہیں۔ وہ اپنی تعداد کے متعلق بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ اور کسی کو اس کا مذہب چھوڑنے کی تلقین نہیں کرتے۔ عیسائیوں سے کہتے ہیں۔ تم عیسائی ہی رہو۔ گرجے بھی جاؤ۔ تثلیث وکفارہ پہ بھی ایمان رکھو لیکن ان سب باتوں کے ساتھ بہاء اللہ کو اللہ تعالے کا مظہر مان کر سوسائٹی کے ممبر بن جاؤ۔ اور چندہ دیتے رہو۔ بس اور کوئی عملی بات نہیں۔ جو تمہیں کرنی پڑے۔ چند کروڑپتی ان کو مل گئے ہیں جو ان پہ روپیہ کافی خرچ کرتے ہیں۔ غرض ان کا یہ حال ہے کہ

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔

سب کی تعریف کر دیتے ہیں۔ اور جس نے ہاں میں ہاں ملائی۔ اس پہ بہائیت کا لیبل لگا دیتے ہیں۔ میں ان کی سوسائٹی میں تبلیغ کرنے کے واسطے گیا۔ سٹیج پر تو موقعہ نہ ملا۔ سیکرٹری سے تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ اپنے اشتہار وہاں چھوڑ آیا۔ وہاں سے کئی لوگ میرے لیکچروں میں آتے ہیں۔ جو باوجود کئی بار ان کے لیکچروں میں جانے کے پھر مجھے آکر پوچھتے ہیں۔ کہ یہ بہائیت کیا ہے۔ کاش بہائی لوگ میدان میں نکلیں۔ اور اپنے عقائد کو لوگوں پہ ظاہر کریں۔

اسلام کی آخری فتح

اگر یہ پردے ہمارے سامنے نہ ہوتے تو شاید کچھ اور ہوتا۔ اب کام یہاں سخت ہے۔ تھکے ماندے لوگ آرام کی باتوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ لیکن آرام کے معنے جو مارکس لینن۔ ہٹلر اور مسولینی نے کئے ہیں اس سے تو نہ جسم کو آرام ہے نہ روح کو اس کے لئے جمہوریت نے جو راہیں اختیار کی ہیں۔ وہ بھی اپنی بنیادوں پہ گر رہی ہیں۔ بالشوزم اور نازی ازم جو سوشل ارتقاء کے واسطے نکلے تھے۔ وہ بھی مر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بعد گذشتہ پچاس سال میں دنیا نے ایسے پلٹے کھائے ہیں۔ کہ گذشتہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سالوں میں بھی اس ہلچل۔ اس خون کے بہاؤ۔ اور یورپ کی بے سرمایگی کا ایسا نمونہ پیش نہیں جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانی طور پہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کا غلبہ ثابت کر دیا۔ اب یہ مقدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ اپنے مظالم کے ہاتھوں کو مقام سے۔ لاکھوں آنسو جو نادار مسکین سہمے ہوئے مشرقی آنکھوں سے بارگاہ الٰہی میں ٹپکے ہیں وہ قبول ہو گئے۔ اب انشاء اللہ ہماری باری ہے۔ اور ہم یورپ کو دکھا دیں گے۔ کہ تمدن اور روحانیت کا معیار خدا پرستی پہ ہے۔ خدا پرستی سچا مذہب سکھلاتی ہے۔ کامل مذہب اسلام ہی ہے۔ پس اے میرے بھائیو! اب اپنی کمریں مضبوط کر لو۔ اور احمدیت کے جھنڈوں کو اٹھا لو۔ کہ اب پامال قومیں روحانیت کی پیاسی اور بھوکی قومیں تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ عیسائی ممالک میں مسجدیں بنیں گی۔ جن کے دروازے پر یہ لکھا ہوگا۔ ع

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

اور درود بھیجو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ۔ اور ان کے شاگرد اور بروز حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جن کے طفیل خزاں دیدہ دنیا پر پھر بہار چلی آ رہی ہے۔ چاہیئے کہ کثرت سے احمدی نوجوان امریکہ پہنچیں۔ اور اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام کریں اور مرکزی مشن کو استحکام پہنچائیں۔

ہر احمدی سے خطاب

از جناب ذوالفقار علی خانصاحب گوہرؔ

اے احمدی دکھا تو تقدیم احمدیت — دنیا پہ کر دے ظاہر تفخیم احمدیت
پیش نظر ہے جب تک تعلیم احمدیت — زیر عمل ہے جب تک تنظیم احمدیت
ارض وسما پہ تیرا اکرام ہے مسلّم — بڑھتی رہیگی تجھ سے تکریم احمدیت
ہستی سے تیری ظاہر ہوگی خدا کی عظمت — قائم رہیگی تجھ سے تعظیم احمدیت
ہر ہر قدم پہ تیرا خود احترام ہوگا — چھا جائیگی زمیں پر تحریم احمدیت
دنیا کا گوشہ گوشہ جنت بنیگا اس دن — آباد ہوگی جس دن اقلیم احمدیت
توحید حق کا کلمہ نکلے گا ہر دہن سے — کھولیگا راز مخفی یہ میم احمدیت
اے احمدی نمونہ حسن عمل کا بن جا — دنیا پہ تا ہو آسان تعلیم احمدیت
تو سر بکف نکل جا ظلمت کی وادیوں میں — شعلوں کے سایہ میں کر تفہیم احمدیت
مخلوق تو ہوا تھا تقویم احسنہ میں — کرتی ہے یاد تازہ تقویم احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

(۱)

محمد یوسف صاحب متعلم درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ نے پندرہ دن اپنی تعطیلات موسمی میں سے تبلیغ کے لئے وقف کئے اور ڈیرہ بابا نانک کے نواحی سات دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں نے اچھا اثر لیا اور بعض نے مزید تحقیق کے لئے سالانہ جلسہ کے موقع پر قادیان آنے کا وعدہ کیا۔

(۲)

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر لکھتے ہیں یکم جولائی سے ۷ جولائی تک کے ہفتہ میں قرآن مجید اور آئینہ کمالات اسلام کا درس دیا۔ انفرادی طور پر تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ تعمیر مسجد کے لئے ایک جلسہ کر کے چندہ کی فراہمی کی کوشش کی۔ بعض غیر احمدی اصحاب کو احمدیہ دارالتبلیغ سری نگر میں آنے کی دعوت دی۔

(۳)

مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ علاقہ بیٹ اپنی $\frac{7}{19}$-۲۲ سے $\frac{7}{19}$-۳۱ کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس ہفتہ میں بھی حسب سابق درس القرآن اور تعلیم و تربیت کا کام جاری رہا۔ روزمرہ مسجد تکیہ اور عام مجمعوں میں اخبار الفضل سے تبلیغی مضامین سنائے جاتے رہے۔ ہر روز پانچ سات اور کبھی دس پندرہ دوستوں کو انفرادی تبلیغ بذریعہ ملاقات کی گئی۔ پانچ دوستوں کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی تلقین کی اور تین کو وصیت کرنے کی طرف توجہ دلائی جنہوں نے تعمیل کی۔ خدام الاحمدیہ کی مجالس قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(۴)

مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ بہادر اڑیسہ نے ماہ جولائی ۱۳۱۹ ہش کے عرصہ میں سات مقامات کا دورہ کیا۔ جس میں ۲۴۶ میل سفر کرنا پڑا۔ ایک مناظرہ کیا اور آٹھ لیکچر دیئے۔ علاوہ ازیں ۹۴ دوستوں کو بذریعہ ملاقات انفرادی تبلیغ کی۔ ۱۷ دفعہ درس دیا۔

ناظم نشر و اشاعت

مضافات قادیان میں تبلیغ احمدیت

نومبایعین

خدا کے فضل سے ماہ وفا میں ایک سو تیس اصحاب نے بیعت کی۔ جن میں ایک سو کے قریب عاقل و بالغ مرد و عورت ہیں۔ تین صاحب حیثیت نمبردار ہیں۔ ایک صاحب میٹرک پاس ہیں۔ ایک معزز دوکاندار ہے اور ایک شخص نہایت اہم گاؤں کے سکول میں مدرس ہیں۔

نئی جماعتیں

اس ماہ میں آٹھ ایسے دیہات میں بیعت ہوئی ہے۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔

مبلغین

اس ماہ میں سات مبلغین نے علاقہ سری گوبند پور۔ بٹالہ۔ فتح گڑھ چوڑیاں کاہنووان۔ دسوہہ۔ بیٹ راوی میں تبلیغ کی۔

تبلیغی وفود

اس ماہ میں ۳۸ وفود دعوت عامہ کی تحریک کے ماتحت باہر بھیجے گئے۔ جن میں ۷۰ آدمی پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے گئے۔ ان میں سے صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ مرزا مبشر احمد صاحب اور مرزا مجید احمد صاحب۔ صاحبزادگان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہیں جن کے ہم شکر گزار ہیں۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مہتمم دعوت عامہ کے بھی شکر گزار ہیں۔ جن کی مدد اور کوشش سے یہ تمام احباب تیار ہوئے۔

واقعات

اس ماہ میں کاہنووان میں ایک نوجوان کے بیعت کرنے پر مخالفین سلسلہ نے ان کے رشتہ داروں کو ساتھ لے کر دو دفعہ ان پر اور ان کی بیوی پر حملہ کیا۔ اور ان کی بیوی کو اٹھا کر لے گئے۔ مکان پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ لیکن بعض احمدی دوستوں کی ہمت اور پولیس کی امداد سے چند گھنٹے کے اندر اندر ان کی بیوی مخالفین سے واپس لے لی گئی۔ اور دکان کے متعلق کارروائی جاری ہے۔ ان دونوں میاں بیوی کو قادیان پہنچا دیا گیا۔ کیونکہ ان کو وہاں جان کا خطرہ ہے۔

موضع ممرا متصل بٹالہ شہر میں جہاں پچھلے سال بھی ایک احمدی زمیندار کو اس کے آبائی قبرستان میں مخالفین نے دفن کرنے سے روک دیا تھا۔ اور اس کو اس کے ورثاء نے اپنے پرائیویٹ کھیت میں دفن کیا تھا۔ جس کا مقدمہ ابھی تک چل رہا ہے۔ اب پھر ایک اور احمدی کے فوت ہونے پر دفن کرنے میں مخالفین نے مزاحمت کی۔ مگر احمدیوں نے ہمت کی۔ اور مرحوم احمدی کو اپنے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

دورہ نگران اعلیٰ

اس ماہ میں ۲۶؍احسان سے ۳؍ظہور تک متواتر بارش ہوتی رہی۔ اس لئے حسب منشاء دورہ نہیں ہو سکا۔ تاہم گورداسپور۔ بٹالہ۔ کاہنووان۔ ستھیالی۔ رشینہ۔ بھٹیاں وغیرہ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ اور مبلغین کو مناسب ہدایات دی گئیں۔ ایک موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی باوجود پاؤں میں تکلیف ہونے کے تشریف لے گئے۔

نظام تبلیغ

تبلیغی انتظام تاحال مکمل نہیں ہو سکا کیونکہ مناسب آدمی نہ ملنے کی وجہ سے ہم تھانہ وار مبلغ نہیں رکھ سکے۔ تاہم کوشش جاری ہے۔

چندہ دینے والے احباب کا شکریہ

جو احباب خاص طور پر مقامی تبلیغ میں چندہ دے رہے ہیں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس تحریک کو اپنے احباب اور رشتہ داروں میں جاری کریں گے۔ آمد اس ماہ کی وعدوں

کیا آپ نے اپنا عہد پورا کر لیا؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کے خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں تو پھر پیچھے رہنا کس قدر بدنصیبی ہے" بے شک تحریک جدید کی قربانی کرنے والے وہ ہیں جن کا نام تاریخ اسلام میں زندہ رہے گا۔ مگر ان کا جو اپنے اس عہد کو جو انہوں نے اللہ اور رسول سے کیا۔ پورا کر تے جائیں۔ اب آپ دیکھیں کہ کیا آپ نے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کا عہد پورا کر لیا ہے۔ اگر آپ کر چکے ہیں تو مبارک ہو۔ ورنہ آپ ایسا عزم اور ارادہ کریں۔ کہ آپ کے وعدے کی رقم ۱۵ اگست تک سو فی صدی پوری ہو جائے۔ کیونکہ یہی منشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہی امر آپ کے لئے ثواب کا موجب ہے۔ پس پوری کوشش سے ۱۵ اگست تک اپنا عہد پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کالا باغ

۱۴-جولائی کو سارا دن تبلیغ کی اور قادیان سے مختلف مضامین کے تبلیغی ٹریکٹ منگوا کر ریلوے سٹیشن - ریل گاڑیوں - فوجی کیمپ اور شہر میں تقسیم کئے گئے - جن کو دوستوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں کو پڑھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے - مقامی معززین اور افسروں کو بھی بذریعہ ملاقات و تبلیغی ٹریکٹ پیغام حق پہنچایا گیا - خاکسار محمود احمد ناصر

کوئٹہ

جماعت کوئٹہ نے شہر اور چھاؤنی کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی - ڈیڑھ سو کے قریب دوستوں کو زبانی پیغام حق پہنچایا - تبلیغی ٹریکٹ اور مختلف کتب و اشتہارات ۴۰۰ کی تعداد میں تقسیم کئے ایک معزز دوست بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار سکرٹری تبلیغ

خوشاب

جماعت کے دس وفود بنائے گئے جو اپنے اپنے حلقہ میں دن بھر تبلیغ کے کام میں سرگرم رہے - نشر و اشاعت قادیان کے موثر تبلیغی ٹریکٹ ساڑھے تین سو کی تعداد میں تقسیم کئے گئے -

خاکسار
ملک ہدایت اللہ خان

پٹیالہ

یوم التبلیغ کو مختلف قسم کے ٹریکٹ لے کر خاکسار دعا کر کے صبح ۸ بجے سے شب کے ۱۰ بجے تک مسلمانوں کے جملہ محلوں مساجد - وکلاء حکماء و اطباء - ڈاکٹر اور تجار سے ملتا رہا کہیں مختصر اور کہیں گھنٹوں تبادلہ خیالات ہوتا رہا - بعض جگہ بہت اچھا اثر رہا - بعض بڑی خوشی اور اشتیاق سے دوبارہ ملنے کے خواہشمند رہے - دہلی کے ایک بڑے تاجر جو کوٹوں کے تھوک بیوپاری ہیں - اور جن کے یہاں ۱۸-۲۰ ملازم اور کاریگر کام کرتے ہیں - ان سے رات کے وقت گھنٹوں باتیں ہوتی رہیں - دوسرے دوست بھی گفتگو میں حصہ لیتے رہے - اسی طرح شہر کی جامع مسجد کے امام کے علاوہ دو اور لوگوں سے بھی مختصر گفتگو ہوئی اور ٹریکٹ تقسیم کئے - مغرب کے وقت قلعہ کے بازار اور شہ نشین والے پررونق اور بزنس سنٹر میں پھر کر مسلمان تجار اور اہل حرفہ لوگوں میں ٹریکٹ و اشتہار اور رسائل تقسیم کرتا رہا - لوگوں نے بڑے اشتیاق سے لئے اور اکثر نے پڑھنا شروع کر دیئے - اگلے روز بھی بعض لوگوں سے ملا اور انہیں مائل بہ اصلاح پایا - خدا کے فضل و کرم سے ہر دو روز کوئی ناگوار حادثہ پیش نہیں آیا -

خاکسار محمد شجاعت علی
نزیل پٹیالہ

علی پور ضلع ملتان

جماعت کے دوستوں نے ۱۴ جولائی کو آٹھ دیہات میں پیغام احمدیت پہنچایا - لوگوں نے ہماری تبلیغ کو توجہ سے سنا - اللہ تعالےٰ اچھے نتائج پیدا کرے - خاکسار کریم بخش

حیفا (فلسطین)

۱۴/۷/۱۹ کو یوم التبلیغ منانے کے لئے جماعت احمدیہ کو تیار کیا گیا اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی انذاری پیشگوئیاں متعلقہ جنگ و زلازل اور خلافت احمدیہ کے مضامین پر بحث کرتے ہوئے ایک تبلیغی ٹریکٹ "نداء المنادی" آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا - اور یوم التبلیغ کے موقعہ پر بعض دوسرے احمدیہ لٹریچر کے اکیس گاؤں اور شہروں میں تقسیم کئے اور تبلیغ کی گئی - اللہ تعالےٰ اچھے نتائج پیدا کرے آمین - خاکسار

محمد شریف مبلغ دیار عربیہ

نصرت آباد (سندھ)

احباب جماعت کو وفود میں تقسیم کیا گیا اور تمام احباب نے پانچ قریب کے قصبات میں ایک سو چالیس غیر احمدیوں کو تبلیغ کی - متعدد ٹریکٹ اور تبلیغ ہدایت کی دو جلدیں "سندھی میں ترجمہ" تقسیم کی گئیں بعض مقامات پر تبلیغ ہدایت کے چیدہ مضامین پڑھ کر سنائے گئے لوگوں پر بالعموم اچھا اثر رہا خاکسار ڈاکٹر شیخ احمد الدین سکرٹری تبلیغ (مرتبہ نشر و اشاعت)

غیر مبایعین میں تقسیم کرنیکے لئے لٹریچر

"خاتم النبیین کا صحیح مفہوم" کے عنوان سے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی-اے-ایل ایل بی پلیڈر گجرات نے ایک نہایت ہی جامع اور مدلل آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ تالیف فرمایا ہے - اس میں علاوہ تفسیر آیت خاتم النبیین قرآن کریم و احادیث کی رو سے سلسلہ نبوت کا اجراء ثابت کیا گیا ہے - جو جماعتیں یہ ٹریکٹ منگوانا چاہیں - پتہ ذیل سے ۱۵/- روپیہ فی ہزار کے حساب سے طلب فرمالیں کاغذ نہایت عمدہ اور لکھائی بہترین ہے -

اخبار احسان ۱۹۳۵ء کے پرچوں میں جو مضمون "خاتم" کے معنی کے عنوان سے شائع ہوتا رہا ہے - اس کا مسکت جواب ہے - خاکسار محمود الحسن سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

شکریہ تعزیت

عزیزم خان عبد الرؤف خان صاحب عارف میرے داماد کی موت پر جن دوستوں نے مجھے تعزیت کے خطوط اور تار بھیجے ہیں میں ان کی ہمدردی کا تہ دل سے ممنون ہوں - کیونکہ ان کا اظہار ہمدردی میرے لئے موجب تسکین قلب ہوا ہے - چونکہ میں فرداً فرداً ان تمام دوستوں کی مہربانی کا شکریہ ادا کرنے کے اس وقت قابل نہیں ہوں - اس لئے بذریعہ "الفضل" میں ایسے تمام دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی ترقی درجات کے لئے اور مجھ خاکسار کے لئے دعا فرماتے رہیں خاکسار - حکیم فضل حق احمدی از بنارس

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فاروق کے متعلق ارشاد

فرمایا - "فاروق کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے - اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آجانا غنیمت ہے -

پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں - ڈھائی روپیہ سالانہ میں انہیں (ہر ہفتہ) میرا خطبہ بھی مل جائیگا - اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

المعلن خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو پانچ منٹ میں قدرتی سیاہ کر دینے والا خشک مشہور ہے - قیمت فی شیشی چار آنے - بارہ شیشی اڑھائی روپیہ چھ شیشی سوا روپیہ (محصولڈاک نصف درجن دس آنے ایک درجن ۱۴ آنے بذمہ خریدار)

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں - اسی طرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے اسی حکمت کے ماتحت پڑھتے ہیں - قرآن شریف بھی احسن القصص ہے جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں - ان کو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ کے طور پر دیدیجئے - ختم کرنے کے بعد ہی اس کو ہاتھ سے رکھیگا - صفحات سات سو غیر احمدی میں احمدیت کا انکشاف کر دیگی - قیمت دو روپیہ

مینیجر بک منڈر عابد منزل بلیماراں دہلی سے منگائیے

طبی نوادرات ملاحظہ کرنے کے لئے تمام بیرونی احباب طبیہ عجائب گھر قادیان کو یاد رکھیں - پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۶ اگست - برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی کنارے پر آج رائل ایرفورس کے ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک بم برسانے والا ہوائی جہاز گرا لیا - گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں یہ ۴۴واں ہے جو گرایا گیا - اس کے ساتھ چار لڑنے والے جہاز تھے -

برطانوی ہوائی جہازوں نے ناروے سے لے کر تمام جرمن ساحل پر پرواز کی اور بہت کام کی باتیں معلوم کیں - معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ بالٹک میں جرمن فوجوں کو حملہ کی مشق کرائی جا رہی ہے - انہیں بار بار جہازوں پر سوار کیا جاتا اور اتارا جاتا ہے - رودبار انگلستان کے ساحل کے ساتھ ساتھ جرمن بڑی بڑی توپیں نصب کر رہے ہیں - اور فوجیں جمع کی جا رہی ہیں -

۲۹ جولائی کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دشمن نے تجارتی جہازوں کا جو نقصان کیا - اس کا مجموعی وزن ۴۳ ہزار ٹن ہے - غرق ہونے والے جہازوں میں ۱۸ برطانیہ کے اور دو اتحادیوں کے تھے - گو جرمن یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں - کہ ۲ لاکھ ۲۹ ہزار ٹن کے جہاز غرق کئے گئے ہیں - اور کہ چار جنگی اور تین طیارہ بردار جہاز ڈبوئے گئے ہیں یہ سب جھوٹ ہے - گذشتہ پانچ ہفتوں میں برطانیہ کا کوئی اہم جہاز نہیں ڈبویا گیا -

فرانسیسی ہند چینی کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال دیسی سپاہیوں کی رجمنٹ کو توڑا نہیں جائے گا - نیز ساحلی قلعوں کو مزید مستحکم کیا جا رہا ہے - مشرق بعید میں فرانس کے جو جنگی جہاز ہیں - انہیں ہند چینی میں پہنچنے کے احکام جاری کئے گئے ہیں -

شملہ ۶ اگست - حکومت ہند نے آسٹریلیا میں ایک ٹریڈ کمشنر کے تقرر کا فیصلہ کیا ہے - اس عہدہ پر کوئی ایسا ہندوستانی مقرر کیا جائے گا - جسے اس کام کا تجربہ ہو -

ضلع مظفر گڑھ کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲½ لاکھ کے ڈیفنس بانڈ خرید کرے -

لاہور ۶ اگست - جنگی ہوائی جہاز خریدنے کے لئے جو فنڈ قائم کیا گیا ہے - اس میں ۵۳ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے -

پشاور ۶ اگست قبائلی علاقہ کے رستہ سے وہ سامان ہندوستان میں لانے کی ممانعت کر دی گئی ہے جو دشمن کے کسی ملک میں تیار ہوا ہو -

شملہ ۶ اگست - ہندوستان سے ہر سال جو چائے باہر بھیجی جاتی ہے اس سال اس کا نوے فی صدی بھیجی جائیگی

لاہور ۶ اگست دریائے راوی میں جو پانی چڑھ آیا تھا - اس سے چودہ دیہات کو نقصان پہنچا - پانچ چھ دیہات کو خاص طور پر زیادہ نقصان ہوا اب پانی اتر رہا ہے -

پنجاب مسلم لیگ کے صدر نواب ممدوٹ بمبئی جا رہے ہیں - آپ ایک وفد لے کر مسٹر جناح سے ملیں گے تاکہ جنگی کمیٹیوں میں شرکت کی ممانعت کے فیصلہ میں ترمیم کرا سکیں -

نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ آج کراچی میں انتقال کر گئے - آپ اسمبلی کے چیف پارلیمنٹری سیکرٹری تھے - سر سکندر حیات خان نے کہا آپ ایک سچے دوست اور محب وطن پنجابی تھے -

کلکتہ ۶ اگست - ڈھاکہ کلکتہ میل کے حادثہ کے زخمیوں میں سے دو اور فوت ہو گئے - دو لاشیں شکستہ ڈبوں کے نیچے سے برآمد ہوئیں - گویا کل ۶۳ ہلاک ہوئے ہیں اس لائن پر آمدورفت شروع ہو چکی ہے -

لنڈن ۶ اگست یہاں کے باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ برطانیہ پر جرمن کا حملہ عنقریب ہونے والا ہے - مزید تاخیر نہیں ہو گی -

سپین گورنمنٹ نے غیر ملکی بندرگاہوں میں مقیم جہازوں کو فوراً واپس آنے کا حکم دیا ہے - اس سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ سپین بہت جلد جنگ میں شرکت فیصلہ کر چکا ہے - ایک وزیر برلن اور روم کے دورہ پر گیا ہے -

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی فوجوں نے افریقہ میں فرانسیسی علاقہ میں کیمرون پر قبضہ کر لیا ہے - یہ علاقہ گذشتہ جنگ میں جرمنی کا تھا - اور جنگ کے بعد اتحادیوں نے اسے تقسیم کر لیا تھا - خیال ہے کہ جرمنی بھی فرانسیسی افریقہ کی آباب بندرگاہ ڈاکارو پر نظر رکھتا ہے - اور اگر وہ کامیاب ہو جائے - تو وسطی نیز مغربی افریقہ کی برطانوی مقبوضات کے لئے خطرہ پڑ ہو سکتا ہے

واشنگٹن ۵ اگست امریکہ کی فیڈرل پولیس نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ویلٹ کے قتل کے لئے ایک سازش کا انکشاف کیا ہے - جو نازیوں نے کر رکھی تھی - اس جگہ ان لوگوں نے ایک دفتر بنایا ہوا تھا - پولیس کا خیال ہے کہ یہ جال مختلف شہروں میں بھی ہے -

شملہ ۵ اگست دفاعی قرضہ کے تین فی صدی سود والے تمسک یکم اگست تک قریباً ۳ اکروڑ کے فروخت ہو چکے ہیں

لنڈن ۵ اگست فرانسیسی ہند چینی کے نئے جاپانی سفیر نے ایک بیان کے دوران میں اعلان کیا - ہے کہ جاپان فرانسیسی ہند چینی کو آزاد کرانا چاہتا ہے

واشنگٹن ۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے امریکہ کے ایک جہاز پر قبضہ کر لیا ہے - امریکن سفیر اس بارہ میں ضروری کارروائی کر رہا ہے یہ جہاز اس علاقہ میں داخل ہوا تھا جہاں جاپان نے ناکہ بندی کر رکھی ہے

لاہور ۵ اگست آج سنٹرل جیل سے ملحقہ احاطہ عدالت میں ایک خاکسار جس کی ہتھکڑی اس لئے اتاری گئی تھی - کہ آسانی سے نماز پڑھ سکے - فرار ہو گیا - ابھی تک کوئی پتہ نہیں لگ سکا -

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی حکومت کی طرف سے عنقریب ہندوستان کے متعلق ایک اہم اعلان ہونے والا ہے - مسٹر چرچل اس بارہ میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہے ہیں - اس اعلان میں ہندوستان کی رائے عامہ کو بہت حد تک مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے گی - نیز وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں غیر سرکاری ممبروں کو شامل کرنے کی تجویز پیش ہو گی -

دہلی ۶ اگست - آج صبح حضور وائسرائے لیڈی لنلتھگو کے ساتھ پونا پہنچے - لیڈی لنلتھگو نے ہندوستان کے ۸۰۰ مشن سکول اور ۳۰۰ مشن ہسپتالوں کے لئے لوگوں سے امداد کی اپیل کی ہے -

دہلی ۶ اگست حضور وائسرائے نے گورنر بنگال کو تار دیا ہے - کہ مجھے بنگال ریلوے کے حادثہ سے سخت صدمہ ہوا ہے - مہربانی فرما کر میرا پیغام ہمدردی مرنے والوں کے متعلقین اور مجروحین کو پہنچا دیا جائے

بمبئی ۶ اگست برطانیہ سے ہندوستان میں ۵۸ ہزار روپیہ کا فلموں اور فوٹو گرافی کا سامان پہنچ گیا ہے -

بمبئی ۶ اگست بمبئی میں ایک ہزار شہری گارڈوں کو ڈیوٹی پر متعین کر دیا گیا ہے سر دست ان سے گشت کا کام لیا جائے گا -

دہلی ۶ اگست ریاست الور کے افسروں اور پرجا منڈل کے ارکان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے - افسروں نے منڈل کو رجسٹرڈ کرنا منظور کر لیا ہے اور پرجا منڈل نے اپنے اندر بعض تغیرات کر لئے ہیں - منڈل کا کام یہ ہو گا کہ وہ آئینی طریق سے لوگوں کی شکایتیں افسروں تک پہنچائے -

انقرہ ۶ اگست ترکی کے جرمن سفیر استنبول واپس پہنچ گئے ہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah